## سوال

(461)مریض کو خون کا عطیہ کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے محمد شفیع دریافت کرتے ہیں کہ بوقت ضرورت کسی مریض کو خون دینا شرعاًکیسا ہے کیا کوئی غیر محرم کسی عورت کو خون دے سکتا ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مریض کو بوقت ضرورت خون دینا دور حاضر کا ایک جدید مسئلہ ہے جس کی مثال قرون اولیٰ میں نہیں ملتی ویسے تو انسان کا خون حرام ہے اور یہ حرمت اس کے نجس یا پلید ہونے کی بنا پر نہیں بلکہ اس کی حرمت اس کے احترام کے پیش نظر ہے انسانی خون پلید نہیں ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دین اسلام کو بار گراں نہیں بنایا بلکہ وہ ہمارے ساتھ آسانی اور سہولت کا ارادہ رکھے ہوئے ہیں نیز ضرورت کے وقت حرام چیز بھی مباح ہو جاتی ہے اسلیے انسانی خون دوسرے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کو ملحوظ رکھنا ہوگا ۔

(1)کوئی ماہر ڈاکٹر خون کے استعمال کو ناگزیر قرار دے دے ۔

(2)خون کے علاوہ کوئی دوسری متبادل چیز میسر نہ ہو جس سے مریض کی جان بچ سکے یا وہ صحت کے قابل ہو سکے ۔

(3)محض قوت یا جسمانی حسن میں اضافہ کا ارادہ نہ ہو کیوں کہ یہ ایک فیشن ہے ضرورت نہیں ۔

(4)خون لینا دینا کسی کاروباری غرض سے نہ ہو ۔اس مقام پر ایک شبہ ہو سکتا ہے کہ حرام میں شفا نہیں ہوتی جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام اشیاء میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی ہے ۔ (صحیح بخاری : کتاب الاشربہ)

اس روایت کو مسند ابی یعلی میں مرفوعاً بیان کیا گیا ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ حرام اشیاء سے دوا نہ کرو۔ (سنن ابی داؤد : کتاب الطلب)

ان روایت کا تقاضا ہے کہ حرام اشیاء مین شفا نہیں پھر انہیں بطور علاج استعمال کرنا چہ معنی دارد؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خون کا استعمال بطور دوا یا علاج نہیں بلکہ خون اس لیے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ مریض علاج کے قابل ہو جائے اور خون کی گردش از سر نو جاری ہونے سے دوا کے مؤثر ہونے کو ممکن بنایا جاسکے کیوں کہ خون کے نہ ہونے کی وجہ سے

ادویات کا استعمال بے سود ہوتا ہے ڈاکٹر حضرات سے رابطہ کرنے سے یہی معلوم ہوا کہ مریض کو جو خون دیا جاتا ہے وہ بطور دوا نہیں بلکہ اس کے ذریعے مریض کو علاج کے قابل بنایا جاتا ہے لہذا خون کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں اگر کسی محرم کا گروپ مریض کے خون سے موافقت نہ رکھتا ہو تو غیر محرم کا خون عورت کو دیا جاسکتا ہے کیوں کہ ایسا کرنا مجبوری کے پیش نظر ہے چنانچہ ایک اصول ہے کہ ضرورت کے پیش نظر حرام چیز مباح ہوجاتی ہے ، (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاوی اصحاب الحدیث

**جلد: 1 صفحہ: 465**